نوحہ

تربت بے شیر پر کہتی تھی ماں اصغر اٹھو
کب تک اس تنہائی میں سوؤ گے اے دلبر اٹھو

ہے اندھیرا گھر میں نظروں میں جہاں تاریک ہے
کب تلک پنہاں رہو گے اے مہ انور اٹھو

ہم سبھوں کو قید کر کے اشقیا لے جائیں گے
کس طرح تنہا تمہیں چھوڑے گی یہ مادر اٹھو

گود خالی دیکھ کر پوچھے اگر صغرا تمہیں
کیا کہے اس ناتواں سے مادر مضطر اٹھو

گود سے میری جدا ہوتے نہ تھے تم تو کبھی
نیند اس سنسان بن میں آ گئی کیونکر اٹھو

کس لیے ناراض ہو آؤ مناؤں میں تمہیں
کچھ زباں سے کہو صدقہ گئی مادر اٹھو

دودھ دو دن سے نہ پایا اس لئے روٹھے ہو کیا
بیکس و مجبور ہے ماں اے میرے دلبر اٹھو

کس طرح تنہا اندھیری رات میں نیند آئیگی
آؤ سینے سے لگا لے ماں علی اصغر اٹھو

ہو گئی ہے زندگی دشوار اب افکار سے
فکر روضہ پر چلو بس یا علی کہہ کر اٹھو